

روز ازل کا لکھا ہوا نقل کرتا چلا جا رہا ہوں۔

۷۔ شرح : اے غالب ! شمشیر قضا کی تیزی تو بہت مشہور ہے۔  
تم موت کے لیے اتنی جلدی کیوں کرتے ہو؟ یہ بہر حال آکر ہی رہے گی۔ جس تلوار  
کی تیزی شہرہ آفاق ہے، وہ آخر تیرا رشتہ حیات کاٹنے میں تامل نہ کرے گی۔



تمہید :- یہ  
غزل اُس زمانے میں  
کہی گئی تھی، جب میرزا  
غالب نواب کلب علی  
خان والی رام پور کے  
جشن مسند نشینی میں شرکت  
کے لیے گئے تھے  
، راکتوبر ۱۸۴۵ء کو دہلی  
سے چل کر ۱۲ کو رام پور  
پہنچے اور اٹھ دسمبر تک  
وہیں رہے۔ رخصت  
ہو کر پانچ روزہ دہلی  
علاقت مراد آباد بٹھڑے  
اور ۸ جنوری ۱۸۴۶ء  
کو دہلی پہنچ گئے۔ منزل  
کے مقطع میں نواب  
سے اشارہ کلب علی خان  
لطفِ نظارۂ قاتل دمِ بسمل آئے  
جان جائے تو بلا سے، پہ کہیں دل آئے  
اُن کو کیا علم کہ کشتی پہ مری کیا گزری  
دوست جو ساتھ مرے تائب ساحل آئے  
وہ نہیں ہم کہ چلے جائیں حرم کو اے شیخ  
ساتھ حجاج کے اکثر کئی منزل آئے  
آئیں جس بزم میں وہ، لوگ پکاراٹھتے ہیں  
”وہ برہم زن ہنگامہ محفل آئے“  
دیدہ خونبار ہے مدت سے، ولے آج ندیم  
دل کے ٹکڑے بھی کتنی خون کے شامل آئے  
سامنا حورو پری نے نہ کیا ہے، نہ کریں؛  
عکس رہا ہی، مگر تیرے مقابل آئے